انصار عباسی

اسلام دشمن فلم پر میڈیا خاموش کیوں؟؟

لیبیا میں اِسلام مخالف فلم کے خلاف احتجاج کرنے والوں کے ہاتھوں امریکی سفیر کی ہلاکت پر اَقوام متحدہ اور غیر مسلم ممالک کے ساتھ ساتھ مسلمان ممالک بشمول پاکستان نے فوری مذمت بیانات جاری کئے مگر کسی ایک اسلامی ملک نے بھی اَمریکہ کی مذمت کرنے کی جرأت نہ کی کہ اُس نے ایک ایسی فلم کو میڈیا میں کیوں آنے دیا جو اسلام دشمن ذہن کی خباثت، کمینگی اور ذلالت کی تمام حدود کو پار کرتی ہے؟

۴۹؍مسلمان ممالک میں سے کسی ایک ملک نے بھی امریکا سے باقاعدہ سفارتی احتجاج ریکارڈ نہیں کرایا۔ اُلٹا امریکا سے ہمدردیاں کی جارہی ہیں کہ اُس کا لیبیا میں سفارت کار مارا گیا...!! شکر ہے کہ اس کو 'شہادت' کا درجہ نہیں دیا گیا۔ عراق، افغانستان، پاکستان اور دوسرے ممالک میں لاکھوں مسلمانوں کے مارے جانے پر تو پتا بھی نہیں ہلتا، لیبیا کے لوگوں کے ہاتھوں کرنل قذافی کے قتل پر کوئی مذمتی بیان جاری نہیں ہوتے۔ اُس وقت کے پاکستان میں افغانستان کے سفیر ملا ضعیف کو تمام سفارتی آداب کی خلاف ورزی کرتے ہوئے امریکا کے حوالے کر دیا جاتا ہے، اس پر بھی پوری اقوام عالم خاموش رہتی ہے مگر دنیا بھر میں بسنے والے تقریباً ۲؍ارب مسلمانوں کے پیارے رسول ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے کی غرض سے امریکا میں بنائی جانے والی فلم کو آزادی اظہار کے بہانے دُنیا بھر میں پھیلانے کی اِجازت دینے والے امریکا کا سفیر اگر مارا جاتا ہے تو سب 'غم زدہ' ہو جاتے ہیں۔ ہمارا دین یقیناً کسی معصوم کی جان لینے سے روکتا ہے مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امریکا و یورپ آزادی رائے کے نام پر مسلمانوں کی مقدس ترین ہستیوں کا مذاق اُڑاتے رہیں اور اس کے جواب میں کسی قسم کا ردّ عمل نہ ہو۔ یہاں تو کوئی شخص اپنے خلاف یا اپنے ماں باپ کے خلاف گالی برداشت نہیں کرتا، سرور دوجہاں حضرت محمد ﷺ اور دوسرے انبیاے کرام علیہم السلام کی شان میں گستاخی مسلمانوں کے لئے کیسے قابل برداشت ہو سکتی ہے...؟ لیبیا میں اَمریکی سفیر کی ہلاکت سے امریکا و یورپ کو سبق سیکھنا چاہیے مگر جب مسلمان ممالک

کے حکمران اُن سے احتجاج کی بجائے ہمدردی کر رہے ہوں تو وہ اپنے جرم کو جرم کیسے سمجھیں گے ؟ ہم مسلمانوں کا اَلمیہ یہ ہے کہ ہمارے حکمران امریکا کے پٹھو ہیں۔ اسی طرح مسلمانوں کی نمائندہ بین الاقوامی تنظیم او آئی سی (OIC) بھی امریکا کے اِشاروں پر ناچتی ہے۔ جب مسلمانوں کی نمائندگی کرنے والے امریکا کے پٹھو ہوں گے تو عام مسلمان کے پاس احتجاج اور توڑ پھوڑ کے علاوہ کیا رستہ رہ جاتا ہے ؟ اگر اُن کے نمائندے اُن کے اِحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے گستاخِ رسول اور اسلام دشمنوں کی سازشوں کے خلاف شدید ردّ عمل کا اظہار کریں گے تو اس سے عام مسلمان کا بھی غصہ ٹھنڈا ہو گا ورنہ احتجاج کرنے والے پر تشدّد ہو سکتے ہیں۔

ہمارے صدر یا وزیر اعظم کو امریکی صدر سے بات کر کے مسلمانوں کے احساسات کی نمائندگی کرتے ہوئے سخت احتجاج ریکارڈ کرانا چاہیئے تھا۔ پاکستان کے دفترِ خارجہ کو چاہیے تھا کہ امریکی سفیر کو دفترِ خارجہ طلب کر کے اسلام مخالف فلم پر پاکستان کی طرف سے باقاعدہ مذمت کرتے مگر ہمارے صدر، وزیر اعظم حتیٰ کہ وزیر خارجہ حنا ربانی کھر سب اس واقعہ پر خاموش ہیں جبکہ دفترِ خارجہ نے ۱۲ر ستمبر کے روز (جب لیبیا میں امریکی سفیر کو ہلاک کیا گیا) دو پریس ریلیز جاری کی گئیں۔ پہلی پریس ریلیز میں اسلام مخالف فلم کے بننے پر مذمتی بیان جاری کیا گیا مگر اس احتیاط کے ساتھ کہ امریکی حکومت کا اس بیان میں کوئی ذکر نہ آئے۔ اُس کے ساتھ ہی ایک اور بیان جاری ہوا جس میں لیبیا میں امریکی سفیر کی ہلاکت پر مذمت کا اظہار کرتے ہوئے مارے جانے والے سفیر کے خاندان کے لیے دُعا کی گئی۔

ہماری حکومت کی طرح ہمارے میڈیا کا بھی اس واقعہ پر ردّ عمل انتہائی پھسپھسا رہا۔ سوات میں ایک خاتون کو کوڑے مارنے سے متعلق جعلی فلم پر تو بغیر تحقیق کیے ہمارے میڈیا نے ہفتوں آسمان سر پر اُٹھائے رکھا، ملالہ یوسف زئی کے معاملے پر تو میڈیا نے طوفان بلاخیز مچائے رکھا، مگر امریکیوں کی طرف سے اسلام مخالف فلم بنانے پر اکثر و بیشتر اینکر پرسن خاموش رہے۔ آسیہ مسیح، رمشا کیس، ہندوؤں کو سندھ سے بے دخل کئے جانے والی جھوٹی خبروں پر ہمارے کئی اینکر پرسنز تڑپ اٹھے، غصہ میں ان کے منہ سے جھاگ نکلنے لگی مگر امریکا کی اس تازہ غلاظت پر وہ خاموش بیٹھے ہیں۔ کچھ یہی حال ہماری نام نہاد انسانی حقوق، این جی اوز اور سول سوسائٹی کے 'بڑے بڑے' علم برداروں کا ہے۔ جہاں اسلام اور پاکستان کو بدنام کرنے کی بات ہو، میڈیا، سول سوسائٹی اور انسانی حقوق کے علم برداروں کا ایک طبقہ برساتی مینڈکوں کی طرح ٹریں ٹریں کرنے لگتا ہے مگر اس شرمناک واقعہ پر تمام برساتی مینڈک خاموش بیٹھے ہیں!!